جماعت: آٹھویں

سیشن: ۲۰۱۹ - ۲۰۲۰ء

یونٹ دوم

نعت

سوالات

سوال نمبر۱:۔شاعر نے حضرت محمد ﷺ کی کچھ صفات کا ذکر کیا ہے۔آپ اُن خوبیوں کو اپنے الفاظ میں بیان کیجیے۔

جواب:۔شاعر نے حضرت محمد ﷺ کی بہت سی صفات کا ذکر کیا ہے۔جیسے حضرت محمد ﷺ تمام عالمین کے لئے رحمت بنا کر بھیجے گئے،آپ غریبوں کی مدد کیا کرتے تھے،اپنوں اور غیروں کے غم میں شریک رہتے تھے،آپ غلطیوں کو معاف فرما دیتے تھے۔آپ نے عرب قبیلوں کے آپسی جھگڑوں کو ختم کر کے انکو بھائی بھائی بنا دیا۔

سوال نمبر۲:۔اسلام قبول کرنے سے پہلے عربوں میں قسم قسم کی برائیاں تھیں۔شاعر نے انکی کس کس برائی کا ذکر کیا ہے؟

جواب:۔ اسلام قبول کرنے سے پہلے عربوں میں قسم قسم کی برائیاں تھیں: جن میں کچھ کا ذکر شاعر نے اپنی نظم 'نعت' میں کیا ہے۔عرب قوم سخت جاہل تھی۔اپنی جہالت کی وجہ سے عرب قبائل آپس میں ایک ہی بات پر صدیوں تک لڑائی جھگڑا کرتے رہتے تھے۔

سوال نمبر۳:۔ حضرت محمد ﷺ غار حرا میں خدا کی عبادت کرتے تھے۔یہ غار کس جگہ واقع ہے؟

جواب:۔ حضرت محمد ﷺ غار حرا میں خدا کی عبادت کرتے تھے۔یہ غار مکّہ کی ایک پہاڑی پر واقع ہے۔

سوال نمبر۴:۔ نیچے دیے گئے دو شعروں کو سلیس اُردو میں لکھیے

[فقیروں کا ملجا، ضعیفوں کا ماویٰ : یتیموں کا والی، غلاموں کا مولا]

جواب:۔ تشریح:۔ یہ شعر مولانا الطاف حسین حالؔی کی نظم سے لیا گیا ہے جسمیں وہ فرماتے ہیں کہ حضرت محمد ﷺ کا گھر ضعیفوں اور فقیروں کی جائے پناہ تھی اور آپ ﷺ یتیموں اور غلاموں کی مدد کرتے تھے۔

[رہا ڈر نہ بیڑے کو موجِ دریا بلا کا : ادھر سے اُدھر پھر گیا رُخ ہوا کا]

تشریح:۔ یہ شعر مولٰنا الطاف حسین حالؔی کی نظم سے لیا گیا ہے جسمیں وہ فرماتے ہیں کہ حضرت محمد ﷺ کی بدولت عرب کے لوگوں نے چین کی سانس لی اور معاشرے میں سماجی برائیوں کا ہمیشہ کے لئے خاتمہ ہو گیا جس سے عرب اور عرب کے لوگوں کی حالت بدل گئی۔

اُستاد کا احترام

سوالات

سوال نمبر۱:۔ کس پیشے کو عظیم اور مقدس کہا گیا ہے؟

جواب:۔ اُستاد کے پیشے کو عظیم اور مقدس کہا گیا ہے۔

سوال نمبر۲:۔ اُستاد کی رہنمائی کیوں ضروری ہے؟

جواب:۔ کوئی بھی شخص اُس وقت تک دنیا کے ظاہری و باطنی علوم سے آگاہی حاصل نہیں کر سکتا جب تک اُسے اُستاد کی رہنمائی حاصل نہ ہو، اُستاد انسان کی تربیت کر کے اُسکی زندگی کی تمام ناہمواریوں کو دور کر کے اس کے لئے زندگی کا سفر آسان بنا دیتا ہے۔

سوال نمبر۳:۔استاد کو سمجھنے کے لئے شاگرد کو کیا کرنا چاہیے؟

جواب:۔ استاد کے تجربات اور مشاہدات سے استفادہ کرنے کے لئے ضروری ہے کہ شاگرد اُسکی باتوں کو سمجھنے کی ہر ممکن کوشش کرے۔اور استاد سے مستفید ہونے کے لئے لازمی ہے کہ شاگرد استاد کے لئے اپنے دل میں عزت، محبت اور احترام پیدا کرے۔

سوال نمبر۴:۔نوشیروان نے بیٹے کے منہ پر چپت کیوں لگائی؟

جواب:۔ نوشیروان نے جب دیکھا کہ اُستاد نماز کے لئے وضو بنا رہے ہیں اور اُنکا بیٹا ہاتھ میں لوٹا اُٹھا کر اُنکے پاؤں پر پانی ڈال رہاہے تو یہ دیکھ کر اس نے بیٹے کے منہ پر چپت لگائی اور کہا کہ تمہیں شرم نہیں آتی کہ اُستاد خود پاؤں دھو رہے ہیں، پانی ڈالنے کے بجائے تمہیں خود اِن کے پاؤں دھونے چاہیے تھے۔

سوال نمبر۵:۔سکندرِ اعظم نے اُستاد سے کیا کہا؟

جواب:۔ سکندرِ اعظم نے اُستاد سے کہا کہ ''مانگیے اُستادِ محترم کیا مانگتے ہو،اب میں دنیا کی ہر چیز آپ کے قدموں میں لا کر رکھ دوں گا۔

درست بیانات کے سامنے (ص) اور غلط کے آگے (غ) لکھیے۔

۱۔اُستاد برے اور بھلے میں تمیز کرنا سکھاتا ہے۔ (ص)

۲۔تاریک دنیا کو روشن کرنے میں استاد اہم کردار ادا کرتا ہے۔ (ص)

۳۔اُستاد رہنمائی کر کے ناہمواریوں کو دور نہیں کرتا ہے۔ (غ)

۴۔نوشیروان نے اپنے فرزند کو ایک اُستاد کے پاس نہیں بھیجا۔ (غ)

۵۔وہی لوگ کامیاب ہوتے ہیں جو اپنے اساتذہ کی عزت کرتے ہیں۔ (ص)

نوبل انعام کی کہانی

سوالات

سوال نمبر۱:۔ نوبل پرائز کس کے نام پر دیا جاتا ہے؟

جواب:۔ نوبل پرائز ڈاکٹر ایلفرڈ نوبل کے نام پر دیا جاتا ہے۔

سوال نمبر۲:۔ ہندوستان میں ادبی انعام کسے ملا؟

جواب:۔ ہندوستان میں ادبی انعام رابندرناتھ ٹائیگور کو اُنکی کتاب ُگیتانجلی' پر ۱۹۱۳ء میں ملا۔

سوال نمبر۳:۔ نوبل انعامات پہلے کن موضوعات پر دیے جاتے تھے؟

جواب:۔ نوبل انعامات پہلے امن، ادب، فیزیکس، کیمسٹری، ادویات اور اقتصادیات ہر نمایاں کارنامے انجام دینے پر دیے جاتے تھے۔

سوال نمبر۴:۔ الفرڈ نوبل نے کون سا ایسا کام کیا جس سے اس نے غیر معمولی دولت حاصل کی؟

جواب:۔ الفرڈ نوبل نے 'ڈائنامائٹ' ایجاد کیا جس سے اس نے غیر معمولی دولت حاصل کی۔

سوال نمبر۵:۔ الفرڈ نوبل کہاں کا رہنے والا تھا؟

جواب:۔ الفرڈ نوبل سوئیڈن کا رہنے والا تھا۔

سوال نمبر۶:۔ یہ کیسے معلوم ہوا کہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔

(ا) الفرڈ نوبل جنگ سے نفرت کرتا تھا؟

ج؛۔ کیونکہ وہ ہمیشہ آپس میں صلح کے ساتھ رہنے کا خواہش مند تھا۔

(ب) الفرڈ اپنے کارکنوں اور مزدوروں کا خیال رکھتا تھا۔

ج؛۔ کیونکہ اس نے اپنے ملازموں اور مزدوروں کے رہنے کے لئے اچھے ہوادار مکان بنائے۔

(ج)الفرڈ نوبل لالچی نہ تھا۔

ج؛۔کیونکہ اُس نے اپنے منافع میں کام کرنے والوں کو بھی شریک کیا۔

<u>مندرجہ ذیل شعبوں میں نوبل انعامات جن لوگوں کو ملے، انکے نام کے سامنے لکھیں۔</u>

ادب۔ادویات۔نباتات اور فزیکس۔اقتصادیات

سی، وی، رمن	:	نباتات اور فزیکس
رابندر ناتھ ٹائیگور	:	ادب
ہر گوبند کھورانہ	:	ادویات
امریتا سین	:	اقتصادیات

خالی جگہوں کو مناسب الفاظ سے پر کیجیے

ا۔نوبل پرائز ادب، امن، فزکس، کیمسٹری اور ---------میں دیے جاتے ہیں۔

۲۔نوبل پرائز--------------میں شروع ہوا۔

۳۔الفرڈ نوبل نے-----------ایجاد کیا۔

۴۔الفرڈ نوبل اپنے منافع میں مزدوروں اور کارکنوں کو بھی---------کرتا تھا۔

۵۔ الفرڈ نوبل جنگ سے-------------کرتا تھا۔

۶۔ نوبل پرائز، دنیا کا سب سے بڑا---------------ہے۔

جوابات:۔ (ا)ادویات اور اقتصادیات (۲) ۱۹۱۳ء (۳)ڈائنامائٹ

(۴)شریک اقتصادیات (۵)نفرت (۶)اعزاز

نوٹ: نظم

نظم کے معنی انتظام، ترتیب، یا آرائش کے ہیں۔ عام اور وسیع مفہوم میں یہ لفظ نثر کے مدِ مقابل کے طور پر استعمال ہوتا ہے، اور اس سے مراد پوری شاعری ہوتی ہے۔ اسمیں وہ تمام اصناف اور اسالیب شامل ہوتے ہیں جو ہئیت کے اعتبار سے نثر نہیں۔ اصطلاحی معنوں میں غزل کے علاوہ تمام شاعری کو ''نظم'' کہتے ہیں۔

عام طور پر نظم کا ایک مرکزی خیال ہوتا ہے جس کے گرد پوری نظم کا تانا بانا بُنا جاتا ہے۔ خیال کا تدریجی ارتقاء بھی نظم کی ایک اہم خصوصیت بتایا گیا ہے۔ طویل نظموں میں یہ ارتقاء واضح ہوتا ہے۔ مختصر نظموں میں یہ ارتقاء واضح نہیں ہوتا اور اکثر و بیشتر ایک تاثر کی شکل میں اُبھرتا ہے۔ ظم کے لئے نہ تو ہئیت کی کوئی قید ہے اور نہ موضوعات کی۔ چنانچہ اُردو میں غزل اور مثنوی کی ہئیت میں نظموں کے علاوہ آزاد و معرّیٰ نظمیں بھی لکھی گئی ہیں۔ اس طرح کوئی بھی موضوع نظم کا موضوع بن سکتا ہے

ہئیت کے اعتبار سے نظم کی چار قسمیں ہوسکتی ہیں:

۱۔ پابند نظم ۲۔ نظمِ معرّیٰ ۳۔ آزاد نظم ۴۔ نثری نظم۔

پابند نظم: اس نظم کو کہتے ہیں جس میں ردیف، قافیہ اور بحر کے مقررہ اوزان کی پابندی کی جاتی ہے اور اس میں موضوع اور اشعار کی تعداد کی پابندی نہیں ہوتی ہے۔

نظمِ معرّیٰ: نظم کی وہ قسم ہے جس میں قافیے کی پابندی نہیں ہوتی ہے لیکن اس میں بحر کی پابندی لازمی ہوتی ہے۔

آزاد نظم: اس نظم میں قافیے اور ردیف کی پابندی نہیں ہوتی ہے لیکن اس میں بحر کے ارکان اور اسکے اوزان کی پابندی ہوتی ہے۔

نثری نظم: اس نظم میں ردیف اور قافیہ، وزن اور بحر کی قید نہیں ہوتی ہے۔

	غلط تلفظ	صحیح تلفظ
۱:	آدُمی	آدَمی
۲:	اساتذہ	اساتِذہ
۳:	باہِر	باہَر
۴:	بَشارت	بِشارت
۵:	بےوَقوف	بےوُقوف
۶:	تبادَلہ	تبادِلہ
۷:	حِماقت	حَماقت
۸:	خِزاں	خزَاں
۹:	عَطر	عِطر
۱۰:	غلُط	غلَط

☆بناوٹ کے لحاظ سے فعل کی قسمیں

بناوٹ کے لحاظ سے فعل کی دو قسمیں ہیں: ۔ا۔مفرد فعل (simple) ۲۔مرکب فعل (compound)

ا۔مفرد فعل: ۔ وہ فعل ہے جو مفرد یا مجرد مصدر سے نکلا ہو۔ مثلاً: ۔دیا۔کھایا۔ پڑتا ہے وغیرہ۔

۲۔مرکب فعل: ۔وہ فعل ہے جو دو فعلوں سے ملا کر یا کسی اسم اور فعل کو ملا کر بنایا گیا ہو۔

مثلاً: ۔آبیٹھا۔گر پڑا۔ چھا جائے۔کھیل چکا وغیرہ۔

مرکب اضافی وہ مرکب ہے جو مضاف الیہ اور مضاف سے مل کر بنایا گیا ہو جیسے زید کی کتاب۔

مضاف الیہ وہ اسم ہے جس کی طرف دوسرے اسم کی نسبت کی جاتی ہے۔

مضاف وہ اسم ہے جس کو دوسرے اسم کے ساتھ نسبت کی جاتی ہے۔۔ مثلاً زید کی کتاب۔ زید مضاف الیہ ہے اور کتاب مضاف ہے۔

☆مسند کے لحاظ سے جملے کی قسمیں

مسند کے لحاظ سے جملے کی دو قسمیں ہیں۔ ۱۔ جملہ اسمیہ ۲۔ جملہ فعلیہ

۱۔ جملہ اسمیہ:۔ وہ جملہ ہے جسمیں مسند اور مسند الیہ دونوں اسم ہوں۔ جیسے:۔ احمد نیک ہے

احمد مسند الیہ اور نیک مسند ہے

۲۔ جملہ فعلیہ:۔ وہ جملہ ہے جسمیں مسند الیہ اسم اور مسند فعل ہو جیسے:۔ بچّے نے سبق یاد کیا۔

☆معنوں کے لحاظ سے جملے کی قسمیں

معنوں کے لحاظ سے جملے کی دو قسمیں ہیں۔ ۱۔ جملہ خبریہ ۲۔ جملہ انشائیہ

۱۔ جملہ خبریہ:۔ وہ جملہ ہے جس میں کوئی خبر پائی جائے۔ مثلاً:۔ حامد آیا۔

۲۔ جملہ انشائیہ:۔ وہ جملہ ہے جس سے کوئی حکم یا استفہام، تعجب یا انبساط وغیرہ ظاہر ہو۔

مثلاً:۔ تم کہاں جا رہے ہو؟ یہ کام مت کرو۔ کاش وہ زندہ ہوتے۔

☆مضمون: جنگلات کے فائدے

قدرت نے دنیا کو بہت سی نعمتوں سے نوازا ہے۔ ٹھنڈی، گرم اور معتدل ہوائیں، بدلتے موسم، موسموں کے لحاظ سے اناج اور پھل پھول، بل کھاتی ندیاں، جھرنے آبشار، ہری ہری زمین کا مخملی فرش، غرض کہ بے شمار چیزیں انسان کے لئے پیدا کی ہیں۔ ہمیں چاہئے کہ ان نعمتوں کے لئے خدا کا شکر کریں۔

ان ہی نعمتوں میں ایک نعمت ''جنگل'' ہے۔ جنگلات کو سبز سونے سے تعبیر کرنا بجا ہے۔ جنگل ہماری زندگی ہے۔ جنگل کی بدولت موسموں پر خوشگوار اثر پڑتا ہے۔ جنگل ہماری رونق ہیں۔ جنگل نہ ہوں تو ہماری زندگی پھیکی اور بدمزہ ہوگی۔ جنگل جہاں ملک کی خوبصورتی اور حسن کو نکھارتے ہیں وہاں ہماری زندگی میں اعتدال پیدا کرتے ہیں۔

یہ جنگل ہی ہیں جن سے زندگی کو سکون ملتا ہے۔ خدا کی مخلوق کا ایک بڑا حصہ جنگل کی بدولت قائم ہے۔ جنگلی جانور جیسے شیر، ہاتھی، ہرن وغیرہ سینکڑوں حیوانات جنگل میں ہی پلتے ہیں۔ ان سب کے لئے خدا نے جنگل جیسی موزوں جگہ مقرر کی ہے۔ ان حیوانات میں سے کچھ گھاس پھوس اور درختوں کے پتّوں پر گزارہ کرتے ہیں اور کچھ حیوانات دوسرے حیوانوں کا شکار کر کے اپنا پیٹ بھرتے ہیں۔ یہ خدا کا نظام ہے۔ یہ سارے حیوانات جنگل کے گھنے درختوں میں پناہ لے کر اپنی زندگی گزارتے ہیں۔

جنگلات سے ہم قسم قسم کی لکڑی جیسے چیل، دیودار، کائرو وغیرہ حاصل کرتے ہیں۔ جس سے ہم کشتیاں ہاوس بوٹ، لکڑی کے پل اور طرح طرح کے فرنیچر بناتے ہیں۔ اسکے علاوہ لکڑی کھیل کے سامان بنانے میں استعمال کرتے ہیں جیسے کرکٹ کھیلنے کا سامان، ہاکی وغیرہ۔

جنگل سے قسم قسم کی جڑی بوٹیاں نکلتی ہیں جو مختلف دوائیاں بنانے کے کام آتی ہیں۔ اس لئے جنگلات لاکھوں انسانوں کی جانیں بچانے میں مدد دیتے ہیں۔ جنگلات کی وجہ سے ہمیں پانی میسّر رہتا ہے۔ پانی پر ہی جانداروں کی زندگی کا دارومدار ہے۔ یہ ایک حقیقت ہے کہ اناج کی بھرپور پیداوار کا انحصار بھی جنگلات پر ہی ہے۔ جنگلات انسان اور حیوان سب کے لئے نہایت ہی ضروری ہیں، لھذا انکی حفاظت کرنا ہم سب کا فرض ہے۔

امن کی برکتیں

اس میں کوئی شک نہیں کہ جنگ ایک بری چیز ہے۔ یہ خدا کا سب سے بڑا قہر ہے۔ میدان جنگ کا منظر کتنا خوف ناک ہوتا ہے۔ کہیں سر کٹے پڑے ہوتے ہیں۔ خون سے لت پت دم توڑتے ساتھیوں کو دیکھ کر دل پھٹنے لگتا ہے۔ لاکھوں عورتیں بیوہ ہو جاتی ہیں۔ لاکھوں بچے یتیم ہو جاتے ہیں۔ لاکھوں بوڑھے ماں باپ جگر کے ٹکڑے کی یاد میں تڑپتے ہیں اور خون کے آنسو روتے ہیں۔

اس کے برعکس امن یقیناً ایک برکت ہے اور خدا کی نعمت ہے۔ اس کے بغیر تو تعمیری کام ممکن نہیں۔ دِل اور دماغ پر جنگ کا خوف طاری ہو تو انسان کسی کام کا نہیں رہتا۔ انگلستان میں جو ترقی اور تعمیر ملکہ وکٹوریہ کے عہد میں ہوئی کبھی نہ ہوتی۔ اس زمانے میں پورا پورا امن تھا۔ برطانوی سلطنت پر کبھی سورج غروب نہ ہوتا تھا۔

اس وقت دنیا جن مسائل سے دوچار ہے وہ صرف امن وسکون کی فضا ہی میں حل ہو سکتے ہیں۔ مثلاً بھوک کا مسئلہ، بیکاری کا مسئلہ۔ یہ مشکلات دنیا کی بڑی بڑی طاقتوں کے باہمی اتفاق اور اتحاد سے ہی حل ہو سکتی ہیں۔ کون نہیں جانتا کہ تاج محل آگرہ، لال قلعہ (دہلی) امن کے زمانے کی ہی برکت ہیں۔ امن سے ہی دنیا میں ہر خوشی ممکن ہے اگر امن نہ ہوگا تو دنیا ایک جیل کے مانند ہو جائے گا۔